ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

امت مسلمہ کے مقاصد اور کردار

سورہ الصف کی آیت نمبر ۹ میں ارشاد ہے هوالذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین كله ولو كره المشركون۔

سورہ فتح کی آیت نمبر ۲۸ میں ارشاد ہے۔ هوالذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین كله وكفی بالله شهیدا

قرآن حکیم کی ان آیات مبارکہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ حقیقت صاف نظر آتی ہے کہ دین اسلام نے پھیلنا ہے اور عالمی سطح پر اللہ کا یہ پیغام پھیلنا ہے۔ لہذا امتِ مسلمہ کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اسکی ترویج اور اشاعت میں اپنا نمایاں کردار ادا کرے اور یہی امتِ مسلمہ کا بنیادی مقصد ہے۔ حضور اکرمؐ نے امتِ مسلمہ کے بارے میں فرمایا تھا

تری المومنین فی تراحمهم و توادهم وتعاطفهم كمثل الجسد اذا اشتكىٰ عضو منه تداعىٰ لهٗ سائر الجسد بالسهر والحمّٰی

اسلام ملت کے اتحاد کے لئے نسل وطن زبان ورنگ معاشی یا سیاسی اغراض کے اشتراک میں کسی چیز کو قومیت کی بنیاد تسلیم نہیں کرتا۔ اسلام وحدت انسانی کا تصور دیتا ہے کہ تمام انسان حضرت آدم کی اولاد ہیں، عربی کو عجمی پر اور کالے کو گورے پر کوئی فوقیت نہیں۔

دنیا میں مسلمانوں کی آبادی ایک بلین سے زیادہ ہے، مسلم ممالک پوری دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہیں کل مسلم آبادی 2/3 حصہ آزاد اور خود مختار ریاستوں میں رہتا ہے۔ جبکہ 1/3 حصہ غیر مسلم ممالک یا نیم خود مختار ممالک میں رہائش رکھتا ہے۔ مسلمان جنگی اعتبار سے مضبوط ہونگے تو دنیا کی طاغوتی طاقتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

اعدوالهم ما استطعتم من قوه ومن رباط الخيل. (سورہ انفال۔ ۶۰)

---

* پنجاب لوکل کونسلز الیکشن اتھارٹی۔ لاہور

بین الاقوامی سطح پر تبلیغ :-

اسلام کا بنیادی مقصد امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہے۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت عام کے مقصد کی تکمیل کیلئے ایک پوری امت کو اللہ تعالی نے اس لئے برپا کیا تا کہ ہر ملک ہر قوم اور ہر بدی میں یہ دعوت حق قیامت تک بلند ہوتی رہے۔ صحیح مسلم باب 53 میں حضور پاک کی حدیث ملاحظہ ہو۔

"میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا۔ جو کوئی انکو نقصان پہنچانا چاہے یا بگاڑنا چاہے تو وہ ایسا نہ کر پائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آن پہنچے اور وہ لوگوں پر غالب رہیں گے۔"

امین احسن اصلاحی اپنی کتاب دعوتِ دین اور اس کا طریقہ کار مطبوعہ فاران فاؤنڈیشن صفحہ ۳۶ پر رقمطراز ہیں! شہادت علی الناس یا تبلیغ دین محض بطور ایک نیکی اور دیانتداری کے کام کے مطلوب نہیں ہے اور نہ محض مسلمانوں کی تعداد بڑھانے کیلئے مطلوب ہے بلکہ آنحضرتؐ کی بعثت عام کا مقصد اسکے ہاتھوں پورا ہونا ہے۔

عالمی سطح پر قیام امن :

اسلام سلامتی اور سکون کا مذہب ہے۔ اسلام کا مقصد ایک فلاحی معاشرے کی تشکیل ہے کیونکہ یہ مکمل ضابطہء حیات ہے۔

اتحاد بین المسلمین :

ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم ائمہ میں اتحاد و یگانگت کو فروغ دیا جائے تا کہ ہم دنیا کی دیگر قوموں کے مقابلے میں کھڑے ہو کر اپنا کھویا ہوا مقام کر سکیں۔

اقتصادی میدان میں کردار :

آج عالم اسلام بہت سے وسائل کا مالک ہونے کے باوجود مغربی دنیا کا محتاج ہے عالم اسلام کے اتحاد کا خواب صرف اسی وقت پورا ہو گا جب اسلامی دنیا تجارت سے لیکر ثقافت تک ہر شعبے میں باہمی تعاون کا آغاز کرے۔

علوم میں ترقی :

فی زمانہ اشد ضرورت ہے کہ جدید علوم میں مہارت حاصل کی جائے اور علوم میں ترقی کی بدولت دنیا میں قدر و منزلت اور بہتر مقام حاصل کیا جائے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی میں پسماندگی :

مسلمان بین الاقوامی سطح پر سائنس اور ٹیکنالوجی میں دیگر اقوام سے بہت پیچھے ہیں سائنس اور

ٹیکنالوجی میں مسلم امہ کی پسماندگی کو دور کرنے کیلئے ضروری ہے کہ بجٹ میں اسکے لیے زیادہ رقم رکھی جائے۔ Research کے ادارے قائم کئے جائیں اور ان اداروں میں اعلیٰ ذہنوں کو جمع کیا جائے۔

امت مسلمہ کا احیاء کیونکر ہو:

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا قلب و جگر

امت مسلمہ کا احیا صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ امت مسلمہ قرآنی تعلیمات کو اپنا مشعل راہ بنائے محبت رسول کی گرمی اپنے دلوں میں پیدا کرے ایمان محکم اور عمل صالح اپنے اندر جاگزیں کرلے سورۃ النور آیت ۵۵ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ '(اے مجموعہ امت) تم میں جو لوگ ایمان لاویں اور نیک عمل کریں ان سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ انکو (اس اتباع کی برکت سے) زمین میں حکومت عطا فرمائے گا۔

بین الاقوامی سیاست اور مسلم امہ:

بوسنیا، چیچنیا، کشمیر، فلسطین اور افریقہ اور ایشیاء کے مسلمانوں کا خون ارزاں ہیں مسلم امہ پر یہ زوال صرف اتحاد کی کمی کی وجہ سے ہے انکے مشترکہ مفادات کے نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ ضرورت اس چیز کی ہے کہ اسلام کے سنہری اصولوں پر عمل کرتے ہوئے مسلمان ممالک آپس میں بھائی چارے اور یگانگت کو فروغ دیں۔

تعلیم کے میدان میں انحطاط:

موجودہ دور میں مسلم امہ میں خاص کر پاکستان میں جو کہ مسلم امہ کا مرکز ہے تعلیم کی شرح بہت کم ہے اور تعلیم کا معیار بہت پست ہے مسئلہ یہ نہیں کہ ہمارے پاس تعلیمی شرح اور تعلیمی معیار کو بلند کرنے کیلئے کوئی پالیسی یا طریقہ کار نہیں بلکہ اگر ہم اپنے نصاب کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھال لیں تو صرف یہ ہی کافی ہے۔ جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کیلئے ضروری ہے کہ طالبعلموں کو جدید علوم بھی پڑھائے جائیں۔

مسلم امہ کو درپیش مسائل اور انکا حل:

عصر حاضر میں مسلم امہ کا سامنا بیشمار مسائل سے رہا ہے۔ ان میں سیاسی، معاشی، معاشرتی، اور دیگر مسائل شامل ہیں وسائل کی کمی بڑھتی ہوئی آبادی میں غربت ناخواندگی معاشی مشکلات اتحاد کی کمی مذہب سے بیزاری وغیرہ کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کی ضرورت ہے قرآن پاک اور اسکی تعلیمات سے دوری ان مسائل کی بنیاد ہے۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

مسلم امہ میں فکری انحطاط:

ڈاکٹر محمد طفیل اپنی کتاب (مسلمانوں کے سائنسی کارنامے) مطبوعہ اسامہ پبلیکیشنز اسلام آباد 1988 کے صفحہ 291 پر مشہور مؤرخین جان ڈریپر، سارٹن اور متری کے حوالے سے رقمطراز ہیں۔

"اسلام جب اپنی ترقی کی انتہا کو چھو رہا تھا اس زمانے میں یورپ ابھی تک قرون مظلمہ کی تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا آج وہی مسلمان ذلت اور اضمحلال کا شکار ہے۔

مسلم لمۃ کو خون جگر سے اپنے ممالک کی آبیاری کرنا ہوگی۔ جوہری توانائی خلائی علوم سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کرنا ہوگی۔ معاشی ترقی اور اتحاد بین المسلمین کے بغیر کماحقہ ترقی ممکن نہیں اس ضمن میں حسب ذیل تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے لئے کافی رقوم مختص کی جائیں۔

۲۔ اہل علم و فکر کی صحیح سرپرستی ہو۔

۳۔ مسلم لمۃ اپنے تمام فکری سرمائے کو یکجا کر کے ایک پول بنائے اور سائنس کے ہر شعبے میں تحقیق کی جائے۔ مسلم لمۃ مالی لحاظ سے اس پول کی سرپرستی کرے۔

۴۔ مسلم لمۃ اپنے اختلافات ختم کر کے اور جاپان اور کوریا کی طرح معاشی و صنعتی میدان میں ترقی کرنے کا ارادہ کرے۔　۵۔ مسلم لمۃ کو خود انحصاری کی ضرورت ہے۔

(بقیہ قرآن عثمانی) ان مسودات یا کم از کم ان میں سے کچھ کی دریافت علم و فن کے لئے خاص طور پر بہت مفید ہے اس کا جواز یہ ہے کہ مرکزی ایشیا کے تاجر، سفارت کار اور علماء جو مختلف حوالے سے یہاں آتے ہیں سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ بخارا اور دوسرے شہروں میں موجود ان مسودات کی تقسیم و فروخت کے لئے ہمیں ان کی خدمات حاصل کرنا ہوں گی جن کا ذکر اس فہرست میں موجود ہے"۔

6 اپریل 1870 کو زرفشاں ملٹری ڈسٹرکٹ کمانڈر نے ہدایات ملتے ہی ایسی سات قدیم اور کمیاب مشرقی کتب خرید کرا کے اپنے مرکز بھجوائیں۔ 1871 میں شاہی پبلک لائبریری پیٹرزبرگ میں ایسے 97 نسخے موصول ہو چکے تھے یہ مسودات جو لائبریری کے لئے آمدن کا باعث ہیں شاہی محل اور مرکزی شہر شکر اسیب پر قبضے کے دوران ملے تھے نیز انہیں خریدا بھی گیا۔

"قرآن عثمانی" کی مزید داستان بھی خوش قسمتی اور دلچسپی سے خالی نہیں۔ اکتوبر 1917ء کے انقلاب کے بعد مسلم عوام نے روسی حکومت کو درخواست دی کہ انہیں ان کے تبرکات واپس کر دیئے جائیں۔ اس کا مثبت جواب ملا اور یہ قرآن پاک "اوفا" لایا گیا بعد ازاں اسے تاشقند منتقل کیا گیا اور تاریخی عجائب گھر میں محفوظ کر دیا گیا۔ ابھی 1990ء کی بات ہے کہ یہ نسخہ تاشقند شہر میں "مسلم بورڈ آف سنٹرل ایشیا" کی لائبریری میں محفوظ ہے اس بورڈ کے چیرمین (محمد صادق ماما یوسوپو) نے اکتوبر 1991ء میں بتایا تھا کہ یہاں اسے ائیر کنڈیشنڈ ماحول میں ہوا بند شفاف صندوق میں محفوظ کر لیا گیا ہے۔